اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ۱ر

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

فہرست مضامین

مختلف اطلاعات ۔ صفحہ ۲
"پیغام صلح" کا معیار شرافت صفحہ ۳
کشمیر میں سول نافرمانی بند۔ صفحہ ۴
خطبہ جمعہ ۔ جماعت احمدیہ
لاہور اور تبلیغ احمدیت ۔ صفحہ ۵
غیر مبایعین کے عقائد میں انتہائی تنزل صفحہ ۸
عورتوں کو محروم الارث رکھنا ۔ اور مہر غصب
کرنا ظلم عظیم ہے ۔ صفحہ ۹
جلسہ سالانہ پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست بقایا ۳۳ صفحہ ۱۰
اشتہارات ۔ صفحہ ۱۱
خبریں ۔ صفحہ ۱۲

نمبر ۱۳۱ | ۱۸ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳ مئی سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تاحال (یکم مئی) لاہور میں رونق افروز ہیں ؛۔

صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے سے بہت اچھی ہے ؛۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی نائب ناظر بیت المال نے ۳۰۔ اپریل کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں بقیہ سفر حج کے حالات سنائے اختتام تقریر پر آب زمزم جو آپ ہمراہ لائے تھے۔ پانی میں ڈال کر تقسیم کیا گیا تقریر ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک جاری رہی ۔ جو بڑی دلچسپی سے سنی گئی ؛۔

مولوی غلام نبی صاحب مصری مدرس مدرسہ احمدیہ بعارضہ عرق النساء زیادہ بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؛۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب کو ۲ مئی دھاریوال آریوں سے مناظرہ کے لئے بھیجا گیا ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابدی زندگی کے چشمہ کے قریب پہنچنے والوں کو نصیحت

"تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے۔ اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ۔ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا۔ پا چکے۔ یہ سچ ہے۔ کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بسعادت ہو۔ جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے۔ کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے۔ کہ تم اس چشمہ کے قریب آپہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے توفیق چاہو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا ؛

یہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو اس چشمہ سے پیئے گا۔ وہ ہلاک نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے۔ اور ہلاکت سے بچاتا ہے۔ اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے۔ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں۔ ان کو بحال کرو۔ اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے۔ دوسرا مخلوق کا"

(الحکم ۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالابار کیلئے مجاہدین کی ضرورت

مالابار کے علاقہ میں انگریزی دان آنریری مبلغین کی ضرورت ہے۔ جو ایسے رنگ میں کام کریں جس طرح ملکانہ میں کام کیا گیا تھا۔ اور اس قسم کے مبلغین کی ایک جماعت وہاں بھیجی جائے۔ جو اس حد تک کام کرے۔ کہ مخالفین اس بات سے مایوس ہو جائیں۔ کہ احمدیوں کو مصائب میں مبتلا کر کے وہ احمدیت کو روک سکتے ہیں۔ ایسے بہت سے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ صاحب توفیق احباب جلدی اپنے آپ کو پیش کریں۔ اگر بعض دوست کسی وجہ سے خود نہ تشریف لیجا سکتے ہوں۔ تو جتنے عرصہ کے لئے وہ جانیکا ارادہ رکھتے ہوں اتنے عرصہ کے اخراجات نقدی کی صورت میں بھیجدیں۔ تاکہ ہم ایسے مالک کے احمدیوں سے کام لے سکیں۔ جو اپنی زبان جاننے کیوجہ سے بہت عمدہ کام کر سکتے ہیں اب اس کے لئے انگریزی دانوں کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ جو دوست بھی اس کار خیر میں حصہ لے سکتے ہوں۔ ان کو شامل ہونا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد اطلاع دی جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

۱۹۳۲ء میں پنجاب کے حج کرنیوالے احمدی

اس سال پنجاب سے جن احمدی اصحاب کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں سے خانصاحب منشی برکت علی صاحب اور شیخ عبدالرحیم صاحب کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے حسب ذیل اصحاب نے بھی اس سال حج کیا:۔

(۱) جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ لاہور:۔

(۲) جناب عبدالعظیم صاحب سیالکوٹی:۔

(۳) جناب ڈاکٹر نواب علی صاحب آف مردان۔

(۴) عبدالعزیز صاحب آف سیالکوٹ:۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے:۔

۱۰ مئی تک رقوم ارسال فرمادیجائیں

بارہ ہزار روپیہ کی فوری ضرورت کے لئے جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس پر اگرچہ بعض احباب نے رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ لیکن کئی ایک نے لکھا ہے۔ کہ وہ ماہ مئی کے عشرہ اول میں رقوم بھیج سکیں گے۔ اور تاریخ بڑھا دی جائے۔ اس لئے گزارش ہے۔ کہ احباب ۱۰ مئی تک اپنی رقوم ضرور ارسال فرمائیں۔ یہ روپیہ بھی ساٹھ ہزار روپیہ قرضہ کی تحریک میں محسوب کیا جائے گا۔ اب تھوڑی کسر باقی ہے۔ احباب کو حصول ثواب کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

جناب مفتی محمد صادق صاحب شملہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ تار حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو لاہور طلب فرمایا۔ آپ جمعہ کی شام کو لاہور پہونچے۔ وہاں سے سلسلہ کے بعض کاموں کے لئے انہیں شملہ بھیجا گیا:۔

اعلان برائے سیکرٹریان تبلیغ

حسب الحکم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مولوی عبدالعزیز صاحب معمار کو تحصیل گورداسپور و تحصیل بٹالہ کا معاون انسپکٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ان علاقوں کی جماعتوں کے سکرٹری صاحبان تبلیغ آگاہ رہیں۔ اور ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ خاکسار اللہ دتا جنرل سکرٹری انصار اللہ

حصہ داران سٹار ہوزری کو اطلاع

تمام حصہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ

(۱) اسناد حصص بالکل تیار ہیں۔ جو دوست حاصل کرنا چاہیں مہربانی فرما کر مکتوب تخمینہ حصص واپس کردیں جس کے بدلہ میں یہ سند ارسال کردی جائیں گی:۔

(۲) کمپنی ہذا کے حصص خریدنا ہر ایک بھائی کا قومی فرض ہے۔ اور اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت تاکیدی ارشاد احباب تک پہونچ چکا ہے۔ اب جبکہ کام شروع ہونے میں کوئی دیر نہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بہت جلدی حصص خرید کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں ہر قسم کی اطلاع کے لئے کمپنی کو تحریر فرمائیں:۔

(۳) بعض حصہ دار اس خیال سے اپنی اقساط کی ادائیگی سے رکے ہوئے ہیں۔ کہ شاید ان کے حصص ضبط ہو چکے ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تا حال کسی بھائی کے حصص ضبط نہیں کئے گئے۔ ایسے احباب کمپنی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مہربانی فرما کر بہت جلدی اپنے ذمہ کی رقوم کمپنی کے نام ارسال فرمائیں۔ تمام بقایاداران کے نام انفرادی یاددہانیاں بھجوائی گئی ہیں۔ (۴) اگر کسی بھائی نے حصص کی خریداری کے لئے کمپنی کو یا کسی اور شخص کو کوئی رقم ادا کی ہو۔ اور انہیں دفتر سے باقاعدہ تخمینہ حصص کی اطلاع نہ ملی ہو۔ تو ایسے دوست رقوم کی تفصیل وغیرہ سے کمپنی کو اطلاع فرمائیں تاکہ بعد تحقیق انہیں اطلاع بھیجا سکے۔ (جنرل منیجر سٹار ہوزری۔ قادیان)

چندہ کشمیر کی بیحد ضرورت

احباب جماعت کو معلوم ہوچکا ہے۔ کہ حالات کی نزاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانان کشمیر کی آئینی امداد کے لئے نہایت سرگرمی سے کام شروع فرمادیا ہے۔ جس کے لئے اخراجات کی سخت ضرورت ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام احمدی جماعتیں چندہ کشمیر نہایت احتیاط اور باقاعدگی کے ساتھ وصول کر کے بھجوائیں اور اس میں قطعاً تساہل سے کام نہ لیا جائے۔ ہر جماعت کو اس طرف خصوصیت سے متوجہ ہونا چاہیئے:۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے پر لیکچر

۲۹ اپریل صبح ۱۰ بجے گیانی واحد حسین صاحب نے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے پر زیر صدارت جناب ڈاکٹر رحمت علی صاحب بمقام گنج لاہور تقریر کی جو چالیس منٹ تک جاری رہی۔ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا سکھ صاحبان کی معتبر کتب سے ثابت کیا گیا۔ اور سوالات کا موقعہ سکھ صاحبان کو دیا گیا۔ سکھوں کی طرف سے گیانی سندر سنگھ صاحب نے آدھ گھنٹہ تک سوالات کئے۔ جن کے گیانی واحد حسین صاحب نے جواب دیئے۔ گیانی سندر سنگھ صاحب نے اپنی آخری تقریر میں کہا کہ جو تعریف مسلمان کی گیانی واحد حسین صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ اگر ایسا ہی مسلمان بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو تسلیم کیا جائے۔ تو ہم اس سے متفق ہیں۔ لیکن موجودہ مسلمانوں کا رویہ اس کے برعکس ہے۔ اور وہ قابل تسلیم نہیں۔ سوال و جواب کا سلسلہ تقریباً دو بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ خاکسار رحمت اللہ سکرٹری تبلیغ۔ جماعت احمدیہ گنج:۔

ثواب حاصل کرنے کا موقعہ

چونکہ بیرون ہند اور اندرون ملک سے بعض غیر احمدی اور احمدی غیر مستطیع دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب وقتاً فوقتاً طلب کرتے رہتے ہیں اور نظارت ہذا کی طرف سے ایک حد تک ان کی درخواستوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ کمی رہ جاتی ہے۔ اس واسطے جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب برائے حصول ثواب مفت بھیج سکیں۔ وہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ارسال کر دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۱ قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیغام صلح" کا معیارِ شرافت

کیا "پیغام" اپنے آپ کو اور اپنے حضرت امیر کو بلحاظ شریف و معقول آدمی ثابت کر سکتا ہے

"پیغام" کا پیش کردہ اصل

ہمارے ایک معمولی سے مطالبہ سے گریز کرتے ہوئے جو "پیغام صلح" کے ایک سوال کے سلسلہ میں پیش کیا گیا تھا۔ "پیغام صلح" (۲۳ اپریل) نے یہ اصل پیش کیا ہے۔ کہ

"جب کسی شریف و معقول آدمی سے کوئی سوال کیا جاتا ہے تو وہ سیدھی طرح اس کا جواب دیتا ہے۔ یا صاف کہہ دیتا ہے۔ کہ میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا۔ اور خاموش ہو جاتا ہے"

اور اس کے بعد یہ فیصلہ نافذ فرمایا ہے۔ کہ

"جناب خلیفۂ قادیان کے سرکاری گزٹ اخبار "الفضل" کا طرزِ عمل اس شریفانہ روش کے بالکل برعکس ہے"

"الفضل" کا طرزِ عمل شرافت اور تہذیب کے پتلے "پیغام صلح" کو اگر اپنی بیان کردہ "شریفانہ روش" کے "بالکل برعکس" نظر آئے۔ تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ کیونکہ اس کی آنکھوں پر کینہ و بغض کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس نے جو شرافت کی تشریح کی ہے۔ اور جسے ہر "شریف و معقول آدمی" کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اس کے رو سے وہ خود۔ اس کے "حضرت امیر" اور اس کے "قبلہ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب" کہاں تک "شریف و معقول آدمی" ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں ان سوالات کو پیش کر کے "پیغام صلح"۔ اور اس کے "حضرت امیر" کی "شریفانہ روش" کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو مولوی محمد علی صاحب کے علم بغاوت بلند کرنے کے وقت سے ہماری طرف سے کئے جاتے رہے ہیں۔ اور جن کی فہرست نہایت طویل ہے۔ بلکہ فقرہ وہ سوالات عرض کئے جاتے ہیں۔ جو حال ہی میں ہماری طرف سے کئے گئے۔ اور یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ ان کے متعلق "پیغام صلح" نے اپنی بیان کردہ "شریفانہ روش" کو کہاں تک ملحوظ رکھا۔

مولوی محمد علی صاحب کا استعفےٰ

گزشتہ دسمبر میں جب مولوی محمد علی صاحب نے بالفاظ "پیغام صلح" دیکھا۔ کہ بعض افراد نے بعض ذاتی اغراض کے جذبہ کے ماتحت انجمن کو بدنام کرنے کے لئے بہت سے بہتان امیر جماعت کے خلاف لگا کر پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے"۔ تو وہ انجمن کی صدارت سے استعفےٰ دینے پر مجبور ہو گئے۔ اور ان کے استعفےٰ کا ذکر "پیغام صلح" نے بایں الفاظ کیا۔

"جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انجمن کی جنرل کونسل کا جو اجلاس ہوا اس میں حضرت امیر نے اس بات کا اعلان فرمایا۔ کہ چونکہ ان کے خلاف ایک قسم کا پروپیگنڈا جاری ہے۔ جس کا اثر ان کی ذات تک محدود نہیں۔ بلکہ قوم کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک کے لئے جب تک ان کا دامن بعد تفتیش کامل پاک و صاف نہ ہو جائے۔ انجمن کی صدارت سے استعفا دے کر جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب نائب میر مجلس کو صدر منتخب فرماتے ہیں" (پیغام ۷ جنوری)

اگر مولوی محمد علی صاحب اپنا دامن بعد تفتیش کامل پاک و صاف ہو جانے کے بعد استعفےٰ واپس لیتے۔ اور ان "بہت سے بہتانات" کی معقول طور پر تردید کر دی جاتی۔ جنہوں نے مولوی صاحب کو صدارت سے علیحدہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ تو کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب ایک طرف تو نہ تفتیش کامل کی گئی۔ اور نہ ان کا دامن پاک و صاف ہوا۔ اور دوسری طرف انہوں نے استعفےٰ واپس لے لیا۔ تو لازمی طور پر چند نہایت اہم سوالات پیدا ہو گئے اور ہم نے وہ سوالات نہایت سنجیدگی کے ساتھ "پیغام صلح" اور اس کے "حضرت امیر" کے سامنے رکھ کر ان کا جواب طلب کیا۔ یہاں مختصر طور پر ان سوالات کو پھر دوہرا دیا جاتا ہے:۔

پہلا سوال

ہم نے عرض کیا۔ ممبرانِ مجلس منتظمہ اور آنریری جنرل سکرٹری کے اعلانات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ "ایک قسم کا پروپیگنڈا" اور "بہت سے بہتانات" "امیر جماعت" مولوی محمد علی صاحب کے خلاف لگائے گئے۔ نہ کہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے صدر کے خلاف۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے انجمن کی صدارت سے تو استعفےٰ دے دیا۔ مگر عہدہ امارت پر قابض رہے۔ جب ان پر بہتان "امیر جماعت" ہونے کی حیثیت سے لگائے گئے تھے۔ تو معقولیت کا تقاضا یہ تھا۔ کہ امیر جماعت کے عہدہ سے استعفےٰ پیش کرتے۔ یوں بھی صدارت کے مقابلہ میں امارت زیادہ نازک اور ذمہ داری کا درجہ ہے۔ پھر کیوں مولوی صاحب نے "اس وقت تک کے لئے جب تک کہ ان کا دامن بعد تفتیش کامل پاک و صاف نہ ہو جائے" امارت سے استعفےٰ نہ دیا۔ کیا امیر جماعت کی حیثیت سے وہ اپنا دامن پاک و صاف رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے ہیں۔ تو جو طریق عمل انہوں نے عہدہ صدارت سے لپٹے ہوئے دامن کو ملوث سمجھ کر اس کے پاک و صاف کرنے کے لئے اختیار کیا۔ وہی انہیں عہدۂ امارت کے متعلق اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ جب "صدرِ انجمن" اور "امیر جماعت" ایک ہی شخصیت ہے۔ اور اس کا ایک ہی دامن۔ تو پھر دامن کے ایک کونہ کو پاک و صاف کرنے کے لئے استعفےٰ کے پتھر پر دے مارنا۔ اور دوسرے کونہ کی صفائی کی ضرورت نہ سمجھنا چہ معنی دارد۔

دوسرا سوال

پھر ہم نے عرض کیا۔ کہ جس کونسل نے بغیر تحقیق و تفتیش کے اور بغیر مقابل فریق کا بیان لئے یہ اعلان کیا۔ کہ "حضرت امیر کے خلاف جو پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ وہ محض بے بنیاد اور جھوٹا ہے"۔ اس کی ہیئت "کامل تفتیش" کرنے کے قطعاً ناقابل تھی۔ کیونکہ وہ مولوی صاحب کے خسر۔ ہم زلف۔ بھائی۔ بھتیجے ملازمین انجمن اور رازدار رفقائے کار پر مشتمل تھی۔ حتیٰ کہ مولوی صاحب خود بھی تفتیش کنندوں میں شامل تھے۔ اس کے بالمقابل بہتانات لگانے والوں میں سے کسی ایک کو بھی ثبوت پیش کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ ان حالات میں اس کونسل کی طرف سے جو اعلان کیا گیا۔ اسے کامل تفتیش کا نتیجہ کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔

تیسرا سوال

پھر اس کونسل نے حسب اعلان خود "ایک وقتی معاملہ کی تحقیق تک" اپنے فیصلہ کو محدود رکھا۔ حالانکہ مولوی صاحب پر بہت سے بہتانات لگائے جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان سب بہتانات کی تحقیقات کیوں نہ کی گئی۔

چوتھا سوال

آخری بات یہ عرض کی گئی۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب کے خلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے اپنے فریق کے بعض افراد کا پراپیگنڈا اتنی شدت اختیار کر چکا تھا۔ کہ انہیں استعفےٰ داخل کرنا پڑا۔ اور جب کونسل نے اسے بے بُنیاد قرار دیا۔ خواہ یونہی قرار دے دیا۔ تو پھر ایسا پروپگنڈا کرنے والوں کے لئے کیوں کوئی سزا تجویز نہ کی کم از کم اپنی انجمن سے ان کی علیحدگی کا تو اعلان کر دیا جاتا۔

کیا جواب دیا

یہ سوالات تھے۔ جنہیں ہم نے پوری تفصیل کے ساتھ پیش کیا تھا۔ اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ پیش کیا۔ کیا "پیغام صلح" بتا سکتا ہے۔ کہ ان کے جواب میں اس نے یا اس کے "حضرت امیر" نے اپنے اس اصل پر کہاں تک عمل کیا۔ کہ "جب کسی شریف و معقول آدمی سے کوئی سوال کیا جاتا ہے۔ تو وہ سیدھی طرح اس کا جواب دیتا۔ یا صاف کہدیتا ہے۔ کہ میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا"۔ ہمارے پیش کردہ سوالات کے متعلق اول تو "پیغام صلح" کے لئے یہ کہنے کی قطعاً گنجائش ہی نہیں۔ کہ یہ "شریفانہ روش کے برعکس" ہیں۔ کیونکہ ان میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا گیا۔ جو معقولیت سے خالی ہو۔ تاہم اگر وہ "پیغام صلح" کے نزدیک اس معیار پر پورے نہ اُترتے۔ تو بھی اس کا فرض تھا۔ کہ اپنے آپ کو "شریف اور معقول آدمی" ثابت کرنے کے لئے سیدھی طرح جواب دیتا۔ یا مولوی محمد علی صاحب کا جواب شائع کرتا۔ یا پھر صاف کہدیتا۔ کہ "میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا"۔ مگر اس نے ان میں سے کوئی بات بھی نہ کی۔ پھر وہ اپنے پیش کردہ اصل کے مطابق اپنے آپ کو اور اپنے "حضرت امیر" کو کیونکر "شریف و معقول آدمی" سمجھتا ہے۔

پانچواں سوال

۸۔ فروری ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں "پیغام صلح" کے ان الفاظ کی بنا پر کہ "خدا کا یہ ایک محکم قانون ہے۔ کہ وہ اپنے کسی مامور کو بھیجے بغیر عذاب نازل نہیں کرتا .... سو یہ مامور مجدد زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں" سوال کیا گیا تھا۔ کہ "خدا کا وہ محکم قانون کونسا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ کسی مجدد کو بھیجے بغیر عذاب نازل نہیں کرتا"۔ کیا "پیغام صلح" نے "سیدھی طرح" کوئی اس کا جواب دیا۔ یا صاف طور پر یہ کہا۔ کہ "میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا"۔ اگر نہیں تو وہ کس طرح "شریف و معقول آدمی" کہلا سکتا ہے۔

چھٹا سوال

"پیغام صلح" (۲۳ فروری ۱۹۳۴ء) نے مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے دعوےٰ کیا تھا۔ کہ "اس ترجمہ کی بدولت ہزاروں تعلیم یافتہ غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں"۔ اس کے متعلق ہم نے سوال کیا۔ کہ کیا آپ ایسے لوگوں کی اسم وار فہرست پیش کر سکتے اور بتا سکتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے۔ اور انہیں اپنا امیر تسلیم کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر وہ ایمان لا چکے ہیں۔ مگر اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا گیا۔ اور نہ یہ کہا گیا۔ کہ فلاں وجہ سے جواب نہیں دیا جا سکتا۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی روش

اسی سلسلہ میں "پیغام صلح" کے "قبلہ" ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جب ہم نے دیکھا۔ کہ وہ بات بات میں دخل دینا اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ تو ان کی توجہ ان سوالات کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جن کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب اور "پیغام صلح" نے اپنی تسلیم کردہ "شریفانہ روش" اختیار کر کے اپنے "شریف اور معقول آدمی" ہونے کا ثبوت پیش نہ کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے حسب معمول غیظ و غضب کا بے حد اظہار کیا۔ مگر سوالات کا "سیدھی طرح" نہ تو کوئی جواب دیا۔ اور نہ صاف طور پر یہ کہا۔ کہ "میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا"۔ حالانکہ "پیغام" کے صفحات میں ان کا جواب نویسی کا شوق اس حد تک بڑھا ہوا ہے۔ کہ اگر ان سے کوئی شخص کسی مضمون کا حوالہ دریافت کرے۔ یا اخبار کا کوئی پرچہ مہیا کرنے کے لئے لکھے۔ تو اس کے متعلق بھی وہ "پیغام" میں ہی یہ لکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ انجمن کے سکرٹری کو لکھیں۔ پیغام صلح کے فائل میں سے وہ ان اخباروں کو نکلوا کر بھجوا سکتے ہیں۔ ایسے شخص کا باوجود خاص طور پر مخاطب کئے جانے کے نہایت اہم سوالات کے جواب میں ایک لفظ تک سیدھی طرح نہ لکھنا۔ اور نہ صاف طور پر یہ کہنا۔ کہ میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا۔ "پیغام صلح" کے نزدیک اسے کیونکر "شریف و معقول آدمی" ٹھیرا سکتا ہے۔

"پیغام صلح" بتائے

یہ حال ہی کی چند ایک مثالیں پیش نظر رکھ کر "پیغام صلح" بتائے۔ کہ ان میں اس نے اپنے بیان کردہ اصل کو کہاں تک ملحوظ رکھا۔ اور اس صورت میں وہ اپنے آپ کو اپنے "حضرت امیر" کو اور اپنے قبلہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو کیونکر شریف و معقول آدمی قرار دے سکتا ہے۔ اگر اپنی پہلی روش کے لحاظ سے نہیں۔ تو کیا اب ان سوالات کے جواب سیدھی طرح دیگا۔ یا صاف کہہ دیگا۔ کہ میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی طرح جھنجلا کر یہ کہدینا کافی نہ ہوگا۔ کہ "جو کچھ الفضل میں شائع ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ان کا جواب میں ہی دیا کروں۔ اور نہ وہ سب اس قابل ہوتا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے"۔ اس کے ساتھ یہ ثابت کرنا بھی ضروری ہوگا۔ کہ "الفضل" نے جو سوالات کئے۔ وہ کن وجوہات کی بناء پر اس قابل نہیں۔ کہ ان کے جواب دیئے جائیں۔ ان سوالات کو لغو کہدینے سے وہ لغو ثابت نہیں ہو سکتے۔ بلکہ انہیں لغو کہنے والے کی اپنی لغویت ثابت ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چونکہ اس کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس لئے وہ بالفاظ "پیغام صلح" "شریف و معقول آدمی" بن کر نہ تو سیدھی طرح جواب دیتا ہے۔ اور نہ صاف طور پر یہ کہکر کہ میں فلاں وجہ سے جواب نہیں دے سکتا۔ خاموش رہتا ہے۔

کشمیر میں سول نافرمانی بند

ہماری شروع سے ہی یہ رائے تھی۔ کہ سول نافرمانی مسلمانان کشمیر کے لئے کسی صورت میں بھی مفید اور فائدہ رساں نہیں ہو سکتی۔ اور ہم نے بار بار دلائل اور شواہد پیش کر کے مشورہ دیا۔ کہ مسلمانانِ کشمیر اس طریق عمل کو ترک کر کے آئینی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ تاکہ ایک طرف تو ریاست کو ان پر جبر و تشدد کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اور دوسری طرف وہ بے حد مظلوم ہوتے ہوئے ظالم نہ ٹھیرائے جائیں۔ اگرچہ ابتداء میں ہمارے اس مشورہ کی طرف پوری توجہ نہ کی گئی۔ اور عاقبت نااندیش لوگوں کے پیچھے لگ کر سول نافرمانی شروع کر دی گئی۔ لیکن جوں جوں دن گزرنے لگے۔ ہمارے مشورہ کی اہمیت واضح ہوتی گئی۔ اور تجربہ نے ثابت کر دیا کہ منزلِ مقصود تک پہونچنے کی راہ سول نافرمانی نہیں ہے۔ اگرچہ یہ تجربہ نہایت ہی تلخ ہے۔ مسلمانانِ کشمیر کو خلاکت اور تنگ دستی کی حالت میں ناقابل قیاس مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ جس کا کچھ بھی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اور اگر ہمارے مشورہ کو قبول کر لیا جاتا۔ تو یہ نقصان نہ اٹھانا پڑتا۔ تاہم خوشی کی بات ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اور شیخ محمد عبداللہ صاحب پریزیڈنٹ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ سول نافرمانی کے پروگرام کو اس کی تمام صورتوں میں معطل کیا جاتا ہے۔ اور تمام لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ سول نافرمانی کو فی الفور ترک کر دیں۔ تاکہ ملک میں سکون کی فضا پیدا ہو سکے۔

عملی طور پر تو سول نافرمانی پہلے ہی معطل ہو چکی تھی۔ اب باقاعدہ طور پر اس کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ملک کے لیڈروں کو آئینی جدوجہد کرنے اور صحیح طور پر راہنمائی کرنے والے مشیروں کی رائے پر عمل کرنے کا موقعہ مل سکیگا۔

فضا میں سکون پیدا کرنے کی کوشش کرنا جس طرح لیڈروں کا فرض ہے۔ اسی طرح حکومت کا بھی ہے۔ اور اب جبکہ مسلمانانِ کشمیر نے کلیتہً سول نافرمانی ترک کر دی ہے ریاست کو بھی چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کو اس سلسلہ میں گرفتار کر کے جیل خانوں میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہیں رہا کر دے۔ اور جن کی جائدادیں ضبط کی گئی ہیں۔ انہیں واپس دے دی جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ لاہور اور تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استقلال - ہمت اور قربانی کی روح پیدا کرنے کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی

فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۴ء بمقام لاہور

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے پچھلے جمعہ جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور جو ہدایتیں میں نے دی تھیں۔ ان کے مطابق کام کرنے کے لئے قاضی محمد اسلم صاحب جو یہاں کی جماعت احمدیہ کے مقامی امیر ہیں۔ انہوں نے جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے۔

جماعت کے کئی اجلاس

کئے ہیں۔ اور ایک اجلاس اس نظام کے متعلق مجھ سے مشورہ کرنے کے لئے میری موجودگی میں بھی کیا گیا۔ جو تجاویز تبلیغ کے لئے کی گئی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں میں سمجھتا ہوں۔ اتنی مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور اتنے مفید نتائج پیدا کرنے والی بن سکتی ہیں۔ کہ چند مہینوں میں ہی خدا تعالٰے کے فضل سے

تبلیغ کے عمدہ پھل

جماعت حاصل کر سکتی ہے لیکن۔ اور یہ لیکن ایک بہت بڑا لیکن ہے۔ تجاویز کچھ کام نہیں کیا کرتیں۔ بلکہ درحقیقت وہ روح کام کیا کرتی ہے۔ جو کام کرنے والوں کے اندر موجزن ہوتی ہے ؛

مجھے ان تجاویز کے متعلق اور ان کے

خوشگوار نتائج

کا خیال کرتے ہوئے وہ لطیفہ یاد آجاتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے۔ جو کام کرنے کا ارادہ تو کرتے ہیں۔ مگر

عملی رنگ میں کام

کر کے دکھاتے نہیں۔ آپ فرمایا کرتے۔ کوئی امیر تھا جو بہت ہی سست اور غافل تھا۔ قدرتی طور پر اس کے نوکر بھی اسی سے اثر قبول کرتے۔ اور وہ بھی اپنے کاموں میں سہل انگاری کھاتے عام طور پر آس پاس رہنے والے کتے بلیاں اپنے پیٹ اس امیر کے باورچیخانہ سے بھرتے تھے۔ ایک دفعہ اس نے اخراجات کی زیادتی دیکھ کر جب اپنے

اخراجات کا جائزہ

لیا۔ تو اسے معلوم ہوا۔ کہ بہت سی چیزیں ضائع جاتی ہیں۔ خصوصاً باورچیخانہ کے متعلق اسے معلوم ہوا۔ کہ وہ کھلا ہے اور کتے بلیاں آکر چیزیں خراب کر جاتی ہیں۔ تب اس نے سختی سے حکم دیا۔ کہ باورچی خانہ کو دروازہ لگا دیا جائے۔ اور پھاٹک ہمیشہ بند رہا کرے تا کوئی جانور اندر نہ آسکے

لطیفہ یوں ہے

کہ جب پھاٹک لگا۔ تو سارے کتے رونے لگے۔ کہ اب تو ہم بھوکے مر جائیں گے۔ وہ مل کر رو ہی رہے تھے۔ کہ کوئی عمر رسیدہ کتا وہاں آپہنچا۔ اس نے پوچھا کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگے۔ آج تک تو جب ہمیں بھوک لگتی۔ اس امیر کے باورچی خانہ میں چلے جاتے اور کھا پی آتے۔ مگر اب یہاں دروازہ لگا دیا گیا ہے۔ اور ہمارے لئے اندر داخل ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ اب ہم بھوکے مر جائینگے وہ کہنے لگا۔ یہ بے وقوفی کی بات ہے۔ بے شک پھاٹک تو لگ گیا۔ مگر اسے بند کون کرے گا ؟

جس شخص کو اپنے مال کی اتنی بھی فکر نہ ہو۔ کہ ملازموں کی نگرانی کرے۔ اور جن ملازموں کے دل میں اپنے مالک کی اتنی خیر خواہی بھی نہ ہو۔ کہ وہ اس کے

مال کی حفاظت

کریں۔ ایسا آقا کب دیکھیگا۔ کہ اس کے نوکر دیانت داری سے کام کرتے ہیں یا نہیں۔ اور ایسے نوکر کب اس امر کا خیال رکھیں گے کہ پھاٹک کھلا رہتا ہے یا بند

حقیقت یہ ہے۔ کہ محض نیت یا سامان کی موجودگی سے فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نیت کے بعد

سامانوں کے استعمال سے صحیح نتیجہ

پیدا ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ مہینہ یا سال کے بعد مجھے دوبارہ یہاں آنے کا موقع ملے۔ اور جب میں تبلیغی حالات دریافت کروں۔ تو مجھے معلوم ہو۔ کہ ابھی آپ لوگ مشورے ہی کر رہے۔ اور سوچ رہے ہیں۔ کہ کیونکر کام کریں۔ تو یہ تجاویز کیونکر مفید پھل پیدا کر سکتی ہیں ؛

پس میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خالی تجاویز کام نہیں دیا کرتیں۔ بلکہ جو چیز کامیاب کیا کرتی ہے۔ وہ

استقلال

ہے۔ یہ استقلال ہی ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو عارف بناتی ہے استقلال ہی ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو عالم بناتی ہے۔ اور استقلال ہی ایسی چیز ہے۔ جو انسان کو خدا تعالٰے کا مقرب بناتی ہے جب استقلال نہ رہے۔ تو ساری چیزیں

خواب پریشاں

ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور کچھ فائدہ نہیں دے سکتیں ؛

لوگ حیران ہوتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں سب کچھ موجود ہے مگر آج ہمارے لئے وہ پھل کیوں پیدا نہیں ہوتے۔ جو پہلوں کے لئے پیدا ہوئے۔ حالانکہ جب تک استقلال سے

قرآن مجید پر عمل

نہ کیا جائے۔ وہ پھل کیونکر پیدا ہوں۔ جو پہلے لوگوں کے لئے پیدا ہوتے۔ ایک دھوبی جتنے پانی سے کپڑے دھو لیتا ہے اس سے لاکھ گنا زیادہ پانی بھی اگر قطرہ قطرہ کر کے دو سال تک کسی کپڑے پر ٹپکاتے رہو۔ یا اس طرح قطرہ قطرہ کر کے دریا بھی بہا دو۔ تب بھی کپڑا صاف نہیں ہو گا۔ لیکن اگر استقلال کے ساتھ

چند سیر پانی

میں اچھی طرح کوٹ کاٹ کر کپڑا دھویا جائے۔ تو تھوڑی دیر میں ہی صاف ہو جاتا ہے ؛

پس بے استقلالی اور بے ربطی کے ساتھ کام کرنا

طاقت کو ضائع کرنا

ہوتا ہے۔ اگر آپ لوگوں نے اسی طرح کام کیا۔ کہ کبھی جوش آیا۔ تو ہفتہ میں چار چار دفعہ جماعت کے اجلاس کر لئے۔ اور جوش مٹا تو مہینوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجلاس منعقد کرنے کا خیال

ہی نہ آیا۔ یا اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ تو کسی نے کہہ دیا۔ میری بیوی بیمار ہے۔ کسی نے کہہ دیا۔ میری بہن بیمار ہے۔ کسی نے کہہ دیا۔ مجھے دفتر میں کام زیادہ ہے۔ اور اس طرح کسی نے ایک اور کسی نے دوسرا بہانہ بنا کر جماعت کے اجلاس میں شمولیت نہ کی۔ تو کوئی نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے فرمایا کرتے تھے

الاستقامۃ فوق الکرامۃ

یعنی استقامت کرامت سے بھی زیادہ اہمیت رکھنے والی چیز ہے کیونکہ کرامت خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اور جو چیز خدا کی طرف سے آئے۔ وہ آسان ہوتی ہے۔ مگر استقامت بندے نے پیدا کرنی ہوتی ہے۔ اور بندے کا اپنے اندر کوئی خوبی پیدا کرنا مجاہدہ چاہتا ہے۔ پس آپ نے فرمایا۔ تم اس حصہ کو بھاری اور مشکل سمجھو۔ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ

مشکل حصہ

وہ ہے۔ جو بندے سے تعلق رکھتا ہے۔ لوگ سوال کرتے رہتے ہیں خدا بولتا کیسے ہے۔ الہام کس طرح ہوا کرتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مشکل بات ہے حالانکہ اگر انسان اپنے اندر

الہام نازل ہونے والی کیفیت

پیدا کرے۔ تو خدا اس سے بول سکتا ہے۔

پس اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ استقامت اہم اور زیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ یہ بندے سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن خدا کے لئے کرامت دکھانا بالکل آسان ہے۔ ہاں استقامت جو کرامت کو جذب کرنیوالی ہوتی ہے مشکل ہے۔ لوگوں میں یہ

ایک عام مرض

ہے۔ کہ وہ مستقیم نہیں ہوتے۔ بلکہ ڈانواڈول رہتے ہیں۔ کبھی نماز کا خیال آیا۔ تو ساری ساری رات پڑھتے رہے۔ اور جب نماز چھوڑی تو مہینوں اس کا خیال تک نہ آیا۔ دعائیں مانگنے پر آئے۔ تو مانگتے گھستے لگے۔ اور جب خیال ہٹا۔ تو تکلیف میں بھی خدا یاد نہ آیا۔ یہ حالتیں کبھی اچھے نتائج پیدا نہیں کرسکتی۔ بلکہ اچھے نتائج کے لئے ضروری ہے۔ کہ

انسان مستقیم ہو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک دفعہ کسی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ

اعمال میں سے بہتر عمل

کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خیر الاعمال ادومہا۔ یعنی اعمال میں سے بہتر وہ ہے۔ جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ خود آپ کی ایک بیوی کا ہی واقعہ ہے کہ ایک دفعہ جب آپ گھر گئے۔ تو دیکھا چھت سے رسی لٹک رہی ہے۔ آپ نے پوچھا۔ یہ رسی کیسی ہے۔ انہوں نے بتایا۔ یہ میں نے اس لئے لٹکائی ہے۔ کہ جب میں تہجد پڑھا کرتی ہوں تو بعض دفعہ نیند آجاتی ہے۔ اس رسی سے سہارا لے لیا کروں گی۔ آپ نے فرمایا خیر الاعمال ادومہا یا خیر العبادات کا لفظ استعمال فرمایا یعنی اپنے

نفس پر بوجھ

وہ ڈالو جس کو ہمیشہ نبھا سکو۔ اور ہمیشہ کے لئے جس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اسے مت اٹھاؤ۔

میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اس مسئلہ کا بھی غلط استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنی قربانی کم سے کم کرتے چلے جائیں گے۔ اور جب ان سے پوچھا جائے گا۔ کہ قربانی کم سے کم کیوں کرتے ہو۔ تو کہدیتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر الاعمال ادومہا یعنی بہتر امر وہ ہے۔ جس پر مداومت اختیار کی جاسکے۔ چونکہ

زیادہ قربانی پر مداومت

نہیں ہوسکتی۔ اس لئے قربانی کم سے کم کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی انہیں اپنی حالت پر قرار نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنی قربانی کو اور کم کردیتے ہیں۔ پھر اور کم یہاں تک کہ ان کی حالت اس شخص کی سی ہوجاتی ہے جس نے اپنے بازو پر

شیر کی تصویر

گدوانی چاہی۔ مگر گودنے والا جب سوئی مارے تو کہے۔ یہ عضو نہ بناؤ اس کے بغیر بھی شیر بن جائے گا۔ آخر اس نے سوئی رکھدی۔ اور کہا کسی ایک عضو کے نہ ہونے سے تو شیر کی تصویر بن سکتی ہے مگر جب شیر کا کوئی عضو بھی گودنے نہیں دیا جاتا۔ تو شیر کیونکر بنے۔ ایسے لوگ ہمیشہ اپنی کمزوری کے ماتحت

قربانیوں سے بچنے کے لئے رستے

تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور اس قسم کی احادیث سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ چونکہ قربانیوں پر دوام ضروری ہے۔ اس لئے

قربانی میں کمی

کرنی چاہیئے۔ تا اس پر دوام ہوسکے۔ پھر اس میں بھی کمی کرتے جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے آپ پر کسی قربانی یا عبادت کا اتنا بوجھ نہ ڈالو جو نفس کی طاقت سے بڑھ کر ہو۔ یہ مطلب نہیں کہ جتنا تمہارا

بیمار نفس

قربانی کرنے کی خواہش کرے۔ اس پر مداومت رکھو۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جتنا انسانی نفس ایک عبادت یا قربانی برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اتنی عبادت اور قربانی کرو۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص کو جو مالی قربانیوں میں کمزور تھا۔ دوسرے نے نصیحت کی۔ تو وہ جواب میں کہنے لگا۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ لوگ سوال کرتے ہیں خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ قل العفو یعنے جو بچ رہے وہ خرچ کرو جب بچتا ہی کچھ نہیں۔ تو

خدا کی راہ میں

کیا دیں۔ اب اگر اس آیت کے یہی معنے لئے جائیں۔ تو اس آیت کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ آج کل اسلام کے لئے کچھ بھی خرچ نہ کیا جائے۔ کیونکہ آج کل فضول خرچیوں کے اس قدر دروازے کھل چکے ہیں۔ کہ اگر

دس کروڑ روپیہ آمدنی

ہو۔ تو بھی اس میں سے کچھ نہیں بچ سکتا۔ حالانکہ اس آیت کے بعض نے یہ بھی معنے کئے ہیں۔ کہ

جتنا بچ سکے

وہ خدا کی راہ میں دو۔ یہ نہیں۔ کہ فضول خرچیاں کرتے چلے جاؤ۔ اور پھر کہو۔ اس کے بعد جو بچ رہے گا۔ وہ دیں گے۔ فضول خرچی کے بعد روپیہ نے کیا بچنا ہے۔ اور آج کل تو روپیہ خرچ ہونے کے اتنے طریق نکل آئے ہیں۔ کہ بچنے کی امید ہی نہیں ہوسکتی

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ جب ڈاکٹر کسی مریض سے کہتا ہے۔ کہ غذا کم کرو۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ اتنی کم کرو۔ کہ فاقہ کرکر کے معدہ خراب کرلو۔ بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ معدہ پر بوجھ نہ ڈالو۔ پس جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اپنے

اعمال میں استقامت

پیدا کرو۔ تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ایسے اعمال اپنے ذمہ ڈالو جو کرسکتے ہو۔ یہ مطلب نہیں۔ کہ اپنی طاقت سے بھی کم عمل کرو اور دلیل یہ دو۔ کہ چونکہ مداومت اختیار کرنی ہے۔ اس لئے

تھوڑے سے تھوڑا کام

اپنے ذمہ لینا چاہیئے۔ ایک پیاسے کو پانی کا ایک قطرہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور اگر ایک لوٹا بھر کر اسے پلا دیا جائے۔ تو وہ بھی اس کے معدے کو ضعف پہنچائیگا۔ پس

افراط اور تفریط

دونوں راہوں سے بچو۔ جن لوگوں نے تبلیغ کے سلسلہ میں اپنے ایضمہ کام لیا ہے۔ وہ نہ تو اتنا کام لیں۔ جو ان کی طاقت برداشت سے باہر ہو۔ اور نہ اتنا کم لیں۔ کہ طاقت ان میں اس سے زیادہ ہو۔ ورنہ اس صورت میں بھی ان کے

دلوں پر زنگ

لگ جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس طریق پر غور کرکے اور سوچ سمجھ کر اگر جماعت کے لوگ کام کریں گے۔ تو تھوڑے ہی دنوں میں اس کے خوشگوار نتائج نکلنے شروع ہوجائیں گے۔ اور چونکہ کام کرنے کے نتیجہ میں ایک عادت بھی ہوجائے گی اس لئے کام آسان دکھائی دے گا۔

تبلیغ کے سلسلہ میں بعض لوگ یہ بھی عذر پیش کردیا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں وقت نہیں ملتا۔ حالانکہ اگر ان کے

وقت کا جائزہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیا جائے۔ تو دو دو گھنٹے وہ دوستوں کے ساتھ بکواس پر ضایع کر دیتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کی لسٹ بتا سکتا ہوں۔ جن کے متعلق مجھے معلوم ہے۔ کہ جب میں یہاں پہنچوں۔ وہ فوراً میرے ملنے کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ حالانکہ بیوی بچے ان کے بھی ہوتے ہیں۔ وہ بھی ملازم پیشہ یا تاجر ہوتے ہیں۔ انہیں بھی فکرات لاحق ہوتی ہیں۔ مگر وہ ضرور پہنچ جائیں گے۔ ملیں گے

دعا کے لئے تحریک

کریں گے۔ یا اور کوئی ضروری بات ہو۔ تو وہ دریافت کرینگے پس درحقیقت انسان اپنے

نفس کے لئے

بہانے بھی تلاش کر سکتا ہے۔ اور نفس پر بوجھ بھی ڈال سکتا ہے۔ اور جب تک انسان اپنے آپ پر ذمہ داری نہ ڈال لے۔ اور کام کرنے کی عادت پیدا نہ کرے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جب عادت ڈال لی جائے۔ تو بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ بلکہ کام کرنا

غذا کی طرح

ہو جاتا ہے۔ اور بجائے کبیدگی یا ملال محسوس کرنے کے بشاشت محسوس ہوتی ہے۔ اور جب بشاشت پیدا ہو جائے۔ تو بوجھ نہیں رہتا۔ بلکہ کام کرنا اسی طرح لذت بخش ہو جاتا ہے۔ جس طرح انسان اپنے بیوی بچوں سے ملتا یا اور ضروری فرائض منصبی سرانجام دیتا ہے۔

پس احباب کو میں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے

فرائض کی بجا آوری

میں استقلال سے کام لیں۔ نہ تو اپنے کاموں کو اتنا کم کریں کہ ان کے دلوں پر زنگ لگ جائے۔ نہ اتنا زیادہ کریں۔ کہ وہ انہیں کر ہی نہ سکیں۔

میں نے دیکھا ہے۔ بعض کو تبلیغ کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور یہی چیز انہیں

سب چیزوں سے زیادہ مرغوب

نظر آتی ہے۔ اگر مجلس میں باتیں ہو رہی ہوں۔ تو تبلیغی باتوں سے ہی انہیں دلچسپی ہوگی۔ ذرا کوئی اور بات چھیڑی جائے۔ فوراً انہیں اباسیاں آنی شروع ہو جائیں گی۔

میری مجلس

میں ہی کئی قسم کے لوگ آتے ہیں۔ بعض کے متعلق دیکھا ہے کہ ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ تو بڑے متوجہ رہتے ہیں۔ ذرا مذہب کی بات چلے تو انہیں اباسی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اگر انسان عادت ڈال لے تو وہی کام اس کے

سکھ اور آرام

کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور اسی کی طرف قرآن مجید نے والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً میں اشارہ کیا ہے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو۔ کہ

کام میں بشاشت

پیدا ہو جائے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت ان امور کی طرف توجہ کرے گی۔ لاہور مرکز ہے۔ اس صوبہ کا جسے خدا تعالیٰ نے

اشاعت اسلام کے لئے

چنا ہے۔ پس دوست اپنے اندر چستی پیدا کریں۔ استقلال ہمت اور

قربانی کی روح

پیدا کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کے کاموں میں اس سے بڑھ کر لذت محسوس کریں۔ جتنی اپنے بیوی بچوں یا اور ضروری کاموں میں محسوس کرتے ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو ان کی

ذمہ واریوں کے ادا کرنے کی توفیق

عطا فرمائے۔ کیونکہ ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے بعد ہی صحیح نیکی اور تقوےٰ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

عیسائیوں کا چیلنج منظور

مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی۔ کہ دھاریوال میں مناظرہ کے وقت عیسائی صاحبان نے فتح گڑھ چوڑیاں میں احمدیوں سے تبادلہ خیالات کرنے کی آرزو ظاہر کی ہے۔ اگرچہ یہ اعلان محض اس ناکامی کو چھپانے کے لئے کیا گیا۔ جو مباحثہ دھاریوال میں ان کو حاصل ہوئی۔ تاہم میں اس چیلنج کو بخوشی خاطر منظور کرتا ہوں۔ گو پہلے بھی پادری برکت اللہ صاحب چیلنج دے کر جب ہم ان کے دردولت پر پہنچے۔ تو دم بخود ہو گئے تھے۔ اور آج تک جواب نہیں دیا۔ تاہم اس نئے چیلنج کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور عیسائی صاحبان سے عرض گزار ہوں۔ کہ مجھے حاضر خدمت ہو کر مضامین و شرائط کے تصفیہ کی اجازت دیں۔

خاکسار

عبد العزیز جنرل سکرٹری تبلیغ علاقہ غربی
تحصیل بٹالہ۔ حال قادیان

بقایا رقوم کی ادائگی کے متعلق

ضروری اعلان

مالی سال جماعت احمدیہ کا ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے لیکن چونکہ ملازمت پیشہ احباب عموماً تنخواہ پر اپنے ہر قسم کے مواجب ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ماہ اپریل میں جو وہ ادا کر سکتے تھے وہ غالباً شروع ماہ میں ادا کر چکے ہیں۔ اور جب تک ان کو ماہ رواں یعنی ماہ اپریل کی تنخواہ جو یکم مئی کو یا اس کے بعد واجب الادا ہے۔ نہ ملے۔ تب تک ان سے کسی مزید ادائگی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے اگر ان کے لئے بھی بقایاجات کی ادائگی کی تاریخ آخر اپریل ہی رکھی جائے۔ تو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کا سال تب ہی ختم ہو گیا۔ جب ان کو ماہ مارچ کی تنخواہ ملی تھی۔ چونکہ یہ امر ان کے حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں۔ اور ضروری ہے۔ کہ ان کو اس سال کے بقایاجات اس سال کی آمد سے ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔ جو ان کے ہاتھ میں یکم مئی سے پہلے نہیں آ سکتی۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ۱۵ مئی تک بھی جو رقوم بابت سال ۳۳-۱۹۳۲ء دفتر محاسب انجمن احمدیہ قادیان میں موصول ہوں گی۔ وہ سال رواں کے اندر ادا شدہ سمجھی جائیں گی۔ اور سال آئندہ میں بطور بقایا سال گزشتہ نہیں دکھلائی جائیں گی

نیز جملہ کارکنان جماعت ہائے احمدیہ مطلع رہیں۔ کہ اس تاریخ تک جو بھی رقوم ان کی طرف سے موصول ہوں گی۔ اگر ان کی جماعت کے ذمہ کوئی بقایا ہو گا۔ تو وہ ادائگی بقایا سال رواں میں محسوب ہوں گی۔ آئندہ سال کا بجٹ ان کو بعد میں پورا کرنا ہو گا۔

ناظر بیت المال - قادیان

اعلان برائے سکرٹریان تبلیغ

(۱) سکرٹری صاحبان تبلیغ اپنی رپورٹوں میں ضرور اس بات کا ذکر کیا کریں۔ کہ دفتر کی طرف سے جو اشتہار یا ٹریکٹ شائع ہوتے ہیں۔ وہ انہوں نے خود پڑھ کر اور کتنے لوگوں کو پڑھوائے (۲) رپورٹ ہر مہینے پہلے ہفتہ کے اندر اندر باقاعدہ پہنچا دیا کریں۔ اگر کسی صاحب کے پاس طبور فارم نہ ہو۔ تو وہ دفتر سے منگوالیں۔

خاکسار

اللہ دتا سکرٹری انصار اللہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبائعین کے عقائد میں انتہائی تنزل

غیر مبائعین نے جب سے مرکز احمدیت کو چھوڑا۔ ان کے اعتقادات کا انتہائی تنزل نمایاں ہونا شروع ہو گیا۔ اگرچہ یہ کمزوری ان کے اندر پہلے سے موجود تھی۔ جس کی وجہ سے خلافت اولیٰ کے زمانہ میں کئی خطبات ان کو مدنظر رکھ کر حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو فرمانے پڑے۔ اور ان میں سے بعض کو بیعت کی بھی تجدید کرنی پڑی۔ اس وقت بھی ان کے عقائد مشتبہ تھے۔ تبھی تو ان کو یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ "معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے۔ کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔"

(اخبار پیغام صلح جلد اول نمبر ۳۲ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

مگر آہستہ آہستہ ان کے عقائد میں تغیر شروع ہوا۔ "نبی اور رسول اور نجات دہندہ" کو محض "مجدد صدی چہار دہم" قرار دینے لگے۔ اور "ظلی نبی" کی ایسی تشریح کرنے لگے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے بالکل خلاف ہے۔ کہ "ظلی نبوت جس کے معنے ہیں۔ کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸) نیز "بروزی نبی" کہنا شروع کیا۔ اور اس کی یہ تشریح کی جانے لگی جیسا کہ حال میں غیر مبائعین کے راولپنڈی کے جلسہ میں میر مدثر شاہ صاحب نے کہا۔ کہ بروز سے مراد ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ بعض گذشتہ اولیاء نے اپنے آپ کو کہا کہ "نحن خدا انیم یا انا الحق" وغیرہ۔ نہ وہ خدا بن گئے اور نہ حضرت مرزا صاحب نبی بن گئے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ "اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعامات پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعاموں کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفیٰ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفیٰ غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفیٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ) گویا بروز سے مراد کامل متبع ہے۔ اب غیر مبائعین کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ جب انہوں نے اپنا جلسہ ۲۲، ۲۳ اپریل کو راولپنڈی میں کیا۔ تو ان کے مقررین نے سارا زور اس بات پر صرف کر دیا کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ اور جو ان کو نبی کہے اس کو کاذب اور ملحد اور کافر جانتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں چیلنج کیا گیا۔ مگر جب خاکسار نے ان کا چیلنج قبول کر کے وقت کا مطالبہ کیا۔ تو پہلے دن ۲۲ اپریل کو صرف دو دفعہ ۱۰-۱۰ منٹ وقت دیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ حد بندی کر دی گئی۔ کہ میں صرف ایک اعتراض کروں۔ ورنہ وقت نہیں دیا جائے گا۔ میں نے ان کی اس شرط کو مان کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ نبوت آپ کی کتابوں سے واضح کیا۔ اور "ایک غلطی کا ازالہ" سے آپ کی نبوت کی تشریح پیش کی۔ آخر میں ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء والی تحریر پیغام صلح بھی پڑھ کر سنا دی گئی۔ اور ثابت کیا گیا۔ کہ یہ لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتے ہیں۔ مگر ان کے دانت کھانے کے اور ہیں۔ اور دکھلانے کے اور۔

دوسرے دن میر مدثر شاہ صاحب کی تقریر ختم نبوت پر ہوئی۔ وقت کا مطالبہ کیا گیا۔ تو یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ پروگرام خراب ہوتا ہے۔ حالانکہ پروگرام جو شائع کیا گیا تھا۔ اس کی پابندی خود ہی نہیں کی جا رہی تھی۔ اپنے وقت پر کوئی تقریر بھی شروع نہ ہوئی۔ ایک رقعہ کے ذریعہ تحریری طور پر وقت کا مطالبہ کیا گیا لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ آخر مولوی محمد علی صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ انہوں نے غیر احمدیوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ ہمارے عقائد وہی ہیں۔ جو تمہارے عقائد ہیں۔ نبوت کے متعلق کفر و اسلام کے متعلق اور نماز با جماعت کے متعلق۔ ان کی تقریر کے ختم ہونے کے بعد مسٹر جان صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے کہا کہ جب لاہوری فرقہ کے لیڈر نے آج ہمارے سامنے یہ کہہ دیا ہے۔ کہ ہمارے عقائد وہی ہیں۔ جو تمہارے ہیں تو اب ہمیں زیادہ چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ ہمارے ساتھی ہیں۔ اور یہ ہمارے ہی عقائد ولایت میں پھیلاتے ہیں۔ اگر یہی بات ہے۔ تو پھر میں حیران ہوں کہ آپ نے تقریر میں ہمیں احمدیت کی دعوت کیوں دی ہے۔ جب وہ سب باتیں جو یہ مجھے منوانا چاہتے ہیں مجھے حاصل ہیں۔ تو مجھے ان کی طرف آنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں شکریہ کے ساتھ ان کی دعوت ان کو واپس کرتا ہوں۔ اتنے میں ایک اور غیر احمدی کی طرف سے یہ سوال بھی پیش ہوا۔ کہ اگر عقائد میں کچھ فرق نہیں ہے۔ تو پھر ہمیں غیر احمدی کیوں کہا جاتا ہے۔ اس کا جواب بھی کچھ نہ دیا گیا۔

غیر مبائعین کی اس روش کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس فرمودہ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جو آپ نے تریاق القلوب صفحہ ۱۳۱ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ "جو شخص خدا کے مامور سے انکار کرتا ہے آخر اس کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔"

(خاکسار: عبد الرحمٰن انور بوتالوی مہتمم تبلیغ حلقہ راولپنڈی)

عیسائیت کے متعلق ایک رپورٹ
احمدیت کا ذکر

خاکسار کو ایک کتاب "ہندوستان میں اعلیٰ عیسائی تعلیم" کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ یہ ایک رپورٹ ہے۔ جو کہ دو امریکن۔ دو برطانوی اور دو ہندوستانی اعلیٰ پایہ کے پادریوں نے ہندوستان میں اعلیٰ عیسائی تعلیم کے اثر و نتائج کے متعلق مرتب کی ہے۔ اس میں صفحہ ۵۲ پر احمدیت کے متعلق بھی چند سطور سپرد قلم کی گئی ہیں۔ جن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"راسخ الاعتقادی نے ایک اور طرف سے ایک خاص مذہبی شکل میں اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ آریہ سماج اگرچہ ایک مصلح فرقہ تھا۔ جو ہندومت کا ایک پرجوش محافظ ثابت ہوا۔ اسلام میں اسی قسم کی خدمت جماعت احمدیہ بجا لا رہی ہے۔ اس فرقہ کے پیروؤں نے اپنے آپ کو بڑی سرگرمی سے مذہب کی حفاظت اور اشاعت میں لگا دیا ہے۔ اسلام کی تائید میں اپنے لٹریچر۔ اور اس کی از سر نو تشریح کرنے سے۔ انہوں نے اسلام کی حالت کو تعلیم یافتہ طبقات میں مضبوط کرنے کے متعلق نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی بہت کچھ کام کیا ہے۔" مندرجہ بالا اقتباس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کو محروم الارث رکھنا
اور
مہر غصب کرنا ظلم عظیم ہے

ہمارا سرحدی صوبہ کیسا بدقسمت خطہ ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں میں لڑکیوں کو فروخت کرنے کی رسم مروج ہے۔ اور جن لوگوں کے تاریک دل احمدیت کی ضیا پاشیوں سے ابھی تک مکمل طور پر منور نہیں ہو سکے۔ وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ عورتوں کے بے کس و بے بس طبقہ کی داستان نہایت ہی الم انگیز ہے۔ مویشیوں کی طرح چند ٹکوں کے بدلے حوا کی ان شریف بیٹیوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اس انسانیت سوز سلوک پر کسی کے دل میں ٹیس نہیں اٹھتی۔ اور اس ظلم عظیم روا رکھے جانے پر کہیں سے شفقت و ہمدردی کا جذبہ متحرک نہیں ہوتا۔ رشتہ اسی جگہ ہوتا ہے۔ جہاں سے زیادہ سے زیادہ رقم مل سکے۔ قطع نظر اس بات کے کہ لڑکی کا مستقبل تاریک ہو گا۔ یا درخشاں۔ وہ روپیہ لے کر نکاح کر دیتے ہیں۔ خواہ لڑکی کی عمر ذلت و نکبت میں کٹے۔ ظالم ماں باپ کے دل خدائے جبار و قہار کے خوف سے ذرہ بھر نہیں لرزتے جبکہ وہ اپنی لڑکیوں کو خدائے عزوجل کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے محروم الارث قرار دیتے ہیں۔ اور اسی ظلم پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ ان بیچاریوں کے حق مہر کی رقم بھی خود غصب کر لیتے ہیں۔ ان حالات میں وہ بیچاریاں مجبور ہوتی ہیں۔ کہ شوہر کے ہاں جا کر غلامانہ زندگی بسر کریں۔ نہ وہ خودداری اور عزت نفس کو قائم رکھ سکتی ہیں۔ اور نہ ہی حسنات مثل چندہ ذکوٰۃ۔ وصیت۔ صدقہ قربانی وغیرہ مالی قربانی میں حصہ لے سکتی ہیں۔ نکاح کے موقعہ پر ایسی گراں قدر رقم کی ادائگی کے بعد لڑکی کے نئے گھر میں اپنے شوہر کو بسا اوقات ایسا افلاس پاتی ہے۔ کہ شوہر مظلوم کے پاس ایک پیسہ تک نہیں ہوتا۔ بلکہ قرض کی گرانباری کا وبال ہر وقت مظلوم کے سر پر سوار رہتا ہے۔ اور اس تنگی کی وجہ سے شوہر اور بی بی دونوں افلاس میں مبتلا رہتے ہیں

خدا کرے میری یہ عاجزانہ آواز سرحد کے ان افراد کے کانوں تک پہنچ جائے۔ جو اس گناہ عظیم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ تا کہ وہ آئندہ اپنی لڑکیوں کی شادیاں شریعت حقہ کے مطابق کریں۔ میری اپنی سرحدی بہنوں سے بھی یہ گذارش ہے۔ اور اگر یہ مضمون کسی کے مطالعہ میں آئے۔ تو وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ تا آنکہ طبقہ اناث ہمیشہ کے لئے اس شرمناک غلامی سے آزاد ہو جائے۔ نیز سرحد کی انجمنوں کے سرکردہ ممبروں سے

جناب سید محمد حسین شاہ صاحب کا تبادلہ

جناب سید محمد حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ایبٹ آباد کی تبدیلی کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ہو گئی ہے۔ یہاں ڈیڑھ دو سال کے عرصہ قیام میں بحیثیت امیر جماعت احمدیہ اپنے فرائض تنظیم وغیرہ نہایت احسن طریق سے بجا لاتے رہے۔ سکول سٹاف اور پبلک کے ساتھ جوان کا سلوک رہا۔ اس کی وجہ سے انہوں نے اپنے اور پرائے کے دل میں گھر کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی تبدیلی کی خبر سنکر نہ صرف مقامی اور ضلع کی جماعتہائے احمدیہ کو رنج ہوا۔ بلکہ سکول سٹاف طلباء اور عوام کو بھی اس کا سخت احساس ہوا۔

۲۱ اپریل۔ ماسٹر عبدالرشید صاحب سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ایبٹ آباد کی جانب سے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کو الوداعی پارٹی دی گئی جس میں علاوہ اساتذہ سکول۔ ہیڈ ماسٹر صاحبان آریہ ہائی سکول و بورڈ سکول۔ اسلامیہ مڈل سکول ایبٹ آباد کے جماعت احمدیہ میں سے خاکسار۔ ڈاکٹر فیروز الدین صاحب مولوی سید ازنظام الدین خان صاحب اور بابو احمد اللہ صاحب بھی مدعو تھے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ خورونوش کے بعد اولاً سکول کے ایک مدرس مولوی فقیر محمد صاحب نے جناب شاہ صاحب کی تبدیلی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے استدعا کی۔ کہ وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ اس کے بعد لالہ لوڑ بندہ مل صاحب ہیڈ ماسٹر۔ آریہ ہائی سکول نے مختصراً شاہ صاحب کے حسن اخلاق اور نیک سلوک کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرا شاہ صاحب کے ساتھ مختلف رنگوں میں معاملہ پڑتا رہا ہے۔ میں نے ان کو اپنے فرائض منصبی کی ادائگی میں نہایت دیانتدار محنتی اور کام کا نتیجہ خدا پر چھوڑنے میں پورا متوکل اور صابر پایا۔ کئی دفعہ میں نے اگر ایک چٹ لکھ کر ان کو بلا بھیجا۔ تو ان کو اپنے پاس اسی وقت موجود پایا۔ انہیں کبھی یہ خیال تک نہ آیا۔ کہ میں گورنمنٹ ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر ہوں مجھے ایک نیشنل سکول کا ہیڈ ماسٹر اپنے پاس کیوں بلاتا ہے۔ وہ ہمارے بوائے سکوٹس ایسوسی ایشن کے ممبر بھی رہے ہیں۔ اس حیثیت سے جو وقتاً فوقتاً وہ ہمیں رائے دیتے رہے ہیں۔ اس کو ہم نے نہایت مفید پایا۔ میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر سکول اور سکرٹری سکوٹس ایسوسی ایشن۔ ان کا سکول اور ایسوسی ایشن کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں ہماری دعا ہے۔ کہ خدا ان کو اس سے بڑھ کر ترقی عطا کرے۔ اور ہمیشہ خوشی نصیب ہو۔

اس کے بعد ماسٹر عبدالرشید خان صاحب سیکنڈ ماسٹر و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہائی سکول نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ میرا مختلف ہیڈ ماسٹر صاحبان سے واسطہ پڑا ہے۔ لیکن سچ کہتا ہوں کہ جن اخلاق کا انسان میں نے سید محمد حسین شاہ صاحب کو پایا۔ ایسے انسان ہمارے محکمہ میں بہت کم ملیں گے۔ جس دن شاہ صاحب کی تبدیلی کی خبر پہنچی۔ ہمارے رنج و افسوس کا تو کیا ذکر۔ بورڈنگ ہاؤس کے لڑکوں کو میں نے دیکھا۔ کہ وہ رو رہے تھے۔ اور کہا یہ سوال اور ہے میرا اور شاہ صاحب کا عقائد میں اختلاف ہے۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں۔ کہ شاہ صاحب میں میں نے اخلاق محمدی کا پورا نمونہ پایا ہے۔ شاہ صاحب میری ہمسائگی میں رہے ہیں۔ اس تمام عرصہ میں مجھے شاہ صاحب کے گھر سے ان کی آواز تک کبھی سنائی نہیں دی۔ جب اپنے گھر باہر سے آ کر داخل ہوتے۔ تو پہلے دروازہ پر آواز دیدیتے۔ بغیر آواز دینے کے وہ اپنے گھر کبھی داخل نہیں ہوتے۔ بتاؤ ایسے اخلاق کا نمونہ ہم میں سے کس میں ہے۔

اختتام پر شاہ صاحب نے حاضرین کا شکریہ بجا لاتے ہوئے فرمایا۔ میرا اصول ہمیشہ یہ رہا ہے۔ کہ میں دوسروں کے لئے مفید بنوں۔ کیونکہ مجھے مفید بننے کے واسطے پیدا کیا گیا ہے۔ آخر میں دعا کی کہ آنے والے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ساتھ سٹاف کا ہمیشہ تعاون رہے۔ اور خدا کرے کسی استاد کو نہ ان سے اور نہ ان کو کسی استاد سے شکایت و رنجش کا موقع ملے۔

دوسرے روز شام کے ۵ بجے جماعت احمدیہ کی طرف سے شاہ صاحب کو الوداعی پارٹی دی گئی جس میں شاہ صاحب نے افراد جماعت کو چند نصائح کیں۔ اور فرائض منصبی کی ذمہ داری و بجا آوری کی طرف توجہ دلائی۔ اور دعا پر مجلس برخاست ہوئی

خاکسار عبدالسبوح احمدی مولوی فاضل ایبٹ آباد

ضرورت

(۱) اگر کوئی دوست ایس۔ وی پاس بیکار ہوں۔ تو وہ فوراً دفتر امور عامہ کو اطلاع دیں۔ کیونکہ ایک جگہ ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ ۲۵-۲-۳۵ ہو گا۔

(۲) سرگودہا میں ایک دوست کو ہوشیار اور باعصب انٹرنس پاس کی ضرورت ہے۔ جو ایک لڑکے کو چھٹی جماعت کی تعلیم سکول سے فارغ اوقات میں دے سکے۔ نیز دینی تعلیم بھی دے سکتا ہو۔ ۱۵ یا ۲۰ ماہوار تنخواہ کے علاوہ کھانا اور رہائشی مکان بھی دیا جائے گا۔ جو صاحب جانا چاہتے ہوں۔ وہ فوراً دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	ضلع
۶۷	شیخ محمد ایوب صاحب	ضلع شاہپور
۶۸	عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃
۶۹	عبدالکریم صاحب	〃 〃
۷۰	چوہدری فیض احمد صاحب	〃 〃
۷۱	رسالدار ملک غلام محمد صاحب	ضلع جہلم
۷۲	شیر خان صاحب	〃 〃
۷۳	مرزا کرم داد صاحب	〃 راولپنڈی
۷۴	غلام رسول صاحب	ضلع گورداسپور
۷۵	عبدالقیوم صاحب	〃 جہلم
۷۶	عبدالغفور صاحب	〃 〃
۷۷	مہدی صاحب	〃 〃
۷۸	میاں اللہ دتا صاحب	〃 جھنگ
۷۹	میر حامد شاہ صاحب	〃 گجرات
۸۰	راج علی صاحب	〃 〃
۸۱	غلام نبی صاحب	〃 لائل پور
۸۲	دین محمد صاحب	〃 〃
۸۳	شریف صاحب	〃 سیالکوٹ
۸۴	اللہ دتا صاحب	〃 لاہور
۸۵	خدا بخش صاحب	〃 سیالکوٹ
۸۶	عبداللہ صاحب	〃 لاہور
۸۷	شہاب الدین صاحب	〃 〃
۸۸	فیض بخش صاحب	〃 ملتان
۸۹	حبیب عالم شاہ صاحب	〃 جہلم
۹۰	غلام حیدر صاحب	〃 شیخوپورہ
۹۱	طفیل محمد خان صاحب	〃 لدھیانہ
۹۲	عبدالستار صاحب	〃 جہلم
۹۳	محمد سعید صاحب	〃 گجرات
۹۴	حافظ نور الٰہی صاحب	〃 سرگودہا
۹۵	گلاب صاحب	〃 سیالکوٹ
۹۶	عمر حیات صاحب	〃 شاہپور
۹۷	محمد شریف صاحب	〃 شیخوپورہ
۹۸	جمال دین صاحب	〃 سرگودہا
۹۹	خیرالدین صاحب	〃 〃
۱۰۰	چراغ الدین صاحب	〃 〃
۱۰۱	عاجز خان صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۰۲	باز صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۰۳	قاسم صاحب	〃 〃
۱۰۴	عبداللہ صاحب	〃 〃
۱۰۵	غلام محمد صاحب	〃 〃
۱۰۶	غلام حیدر صاحب	〃 〃
۱۰۷	محمد عبداللہ صاحب	
۱۰۸	محمد ارشاد احمد صاحب	ضلع لائل پور
۱۰۹	چوہدری رحمت علی صاحب	〃 جالندھر
۱۱۰	عبدالرشید صاحب	〃 بجنور
۱۱۱	محمد صدیق صاحب	〃 〃
۱۱۲	قاضی فضل احمد صاحب	〃 راولپنڈی
۱۱۳	راجا صاحب	〃 سرگودہا
۱۱۴	برکت علی صاحب	〃 گورداسپور
۱۱۵	چوہدری غلام مصطفیٰ کمال صاحب	〃 لائل پور
۱۱۶	چودھری جلال الدین صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۱۷	ہاشم علی خان صاحب	〃 〃
۱۱۸	شیخ عبدالرشید صاحب	〃 سرگودہا
۱۱۹	شیخ عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃
۱۲۰	عبدالغفار خان صاحب	〃 دہلی
۱۲۱	محمد دین صاحب	ضلع امرتسر
۱۲۲	غلام محمد صاحب	〃 لائل پور
۱۲۳	عبدالحق صاحب	〃 گجرات
۱۲۴	حافظ پیر محمد صاحب	〃 جالندھر
۱۲۵	نذیر احمد شاہ صاحب	〃 گجرات
۱۲۶	عبدالحمید احمد صاحب	〃
۱۲۷	نواب صاحب	〃 گجرانوالہ
۱۲۸	ایم غلام محمد صاحب	〃 گجرات
۱۲۹	عطا محمد صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۳۰	سردار علی صاحب	〃 میرپور
۱۳۱	چوہدری محبوب عالم صاحب	〃 گجرانوالہ
۱۳۲	علی محمد صاحب	〃 جالندھر
۱۳۳	عظمت علی صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۳۴	سردار محمد صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۳۵	حاجی ولی محمد صاحب	〃 ستارہ
۱۳۶	ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب	ضلع گورداسپور
۱۳۷	مسعود خان صاحب	ضلع گورداسپور
۱۳۸	محمود احمد خان صاحب	〃 〃
۱۳۹	عنایت اللہ صاحب	〃 سرگودہا
۱۴۰	اللہ دتا صاحب	〃 گجرات
۱۴۱	سردار خان صاحب	〃 گجرات
۱۴۲	چوہدری غلام حیدر صاحب	〃 〃
۱۴۳	میراں بخش صاحب	〃 〃
۱۴۴	عبداللہ صاحب	〃 منٹگمری
۱۴۵	عطا محمد صاحب	〃 〃
۱۴۶	علی محمد صاحب	〃 〃
۱۴۷	رحمت علی صاحب	〃 〃
۱۴۸	شیر محمد صاحب	〃 〃
۱۴۹	محمد شریف صاحب	〃 گجرات
۱۵۰	رحم داد صاحب	〃 〃
۱۵۱	محمد شفیع صاحب	〃 〃
۱۵۲	اکبر علی صاحب	〃 〃
۱۵۳	عبدالعزیز صاحب	〃 گجرانوالہ
۱۵۴	ظہورالدین صاحب	〃 شیخوپورہ
۱۵۵	عبدالغفار شاہ صاحب	〃 ڈیرہ غازی خان
۱۵۶	عالم دین صاحب	〃 سرگودہا
۱۵۷	سردار خان صاحب	〃 〃
۱۵۸	محمد حسین شاہ صاحب	〃 〃
۱۵۹	محمد دین صاحب	〃 گجرات
۱۶۰	احمد خان صاحب	〃 〃
۱۶۱	تاجا صاحب	〃 〃
۱۶۲	ابراہیم صاحب	〃 گورداسپور
۱۶۳	تاج محمد صاحب	〃 گجرات
۱۶۴	سردار محمد صاحب	〃 لاہور
۱۶۵	محمد صادق صاحب	〃 〃
۱۶۶	فضل الدین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۱۶۷	محمد حنیف صاحب	〃 〃
۱۶۸	اللہ داد صاحب	〃 〃
۱۶۹	عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃
۱۷۰	محمد جعفر صاحب	〃 〃
۱۷۱	محمد حسین صاحب	〃 〃
۱۷۲	مستری فضل کریم صاحب	〃 〃
۱۷۳	برکت علی صاحب	〃
۱۷۴	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع منٹگمری
۱۷۵	حاکم علی صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۷۶	محمد شریف صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۷۷	نظام الدین صاحب	〃 ہوشیارپور
۱۷۸	فضل الدین صاحب	〃 〃
۱۷۹	شہاب الدین صاحب	〃 〃
۱۸۰	ابھو صاحب	〃 〃
۱۸۱	مولا بخش صاحب	〃 〃
۱۸۲	عبدالمنان صاحب	〃 〃
۱۸۳	موزی خان صاحب	ضلع اٹک
۱۸۴	محمد حسین صاحب	
۱۸۵	فضل حسین صاحب	ضلع اٹک
۱۸۶	ارشاد الحق صاحب	〃 میرٹھ
۱۸۷	عبدالغنی صاحب	ریاست پٹیالہ
۱۸۸	محمد شہزادہ صاحب	〃 〃
۱۸۹	نذر محمد صاحب	ضلع گجرات
۱۹۰	محمد علی صاحب	〃 〃
۱۹۱	رحمت اللہ صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۹۲	مرزا عبداللطیف صاحب	〃 〃
۱۹۳	عبدالحمید خان صاحب	〃 〃
۱۹۴	کرم الٰہی صاحب	〃 لاہور
۱۹۵	عبدالمجید صاحب	ضلع گورداسپور
۱۹۶	محمد مالک صاحب	〃 لاہور
۱۹۷	احمد حسین صاحب	〃 گجرات
۱۹۸	غلام حسین صاحب	〃 لاہور
۱۹۹	احمد دین صاحب	〃 〃
۲۰۰	جمال الدین صاحب	〃 گجرات
۲۰۱	جمال الدین صاحب	
۲۰۲	رحمت اللہ صاحب	ریاست بہاولپور
۲۰۳	اللہ بخش صاحب	〃 لاہور
۲۰۴	عبداللہ صاحب	〃
۲۰۵	عبدالمجید صاحب	ضلع لاہور
۲۰۶	چوہدری احمد حیات صاحب	〃 شیخوپورہ
۲۰۷	عبدالواحد صاحب	لاہور
۲۰۸	مستری محمد حسین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۰۹	بشیر محمد صاحب	
۲۱۰	عبدالخالق صاحب	
۲۱۱	غلام فرید خان صاحب	ضلع ہوشیارپور
۲۱۲	محمد یار صاحب	ریاست بہاولپور
۲۱۳	خوشی محمد صاحب	ضلع ہوشیارپور
۲۱۴	حسین بخش صاحب	ریاست بہاولپور

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھ

جسم کا سب سے عزیز تر اور بیش قیمت حصہ ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت سب سے زیادہ ضروری ہے۔ آنکھ کو تباہ کرنے والے اکثر ککرے ہوتے ہیں۔ یہ مرض آنکھ کے لئے ایسی ہی مہلک ہے۔ جیسے آدمی کیلئے دق اور سل۔ رفتہ رفتہ آنکھ کو بالکل تباہ کر دیتے ہیں۔ اس کے مریض اور ڈاکٹر شاہد ہیں۔ کہ یہ کیسی موذی مرض ہے پس اگر آپ اس سے نجات چاہتے ہیں۔ تو ہی فوراً ہمارا **سرمہ نورانی** منگوا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد اس مرض کا قلع قمع کر دیگا۔ آزمائش ضرور کریں۔ سرمہ نورانی نہ صرف ککروں کے لئے ہی مفید ہے۔ بلکہ دیگر امراض چشم کیلئے بھی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اکثر امراض ککروں کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتی ہیں جیسے پانی بہنا۔ سرخی۔ کھجلی۔ دھند وغیرہ سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو صاف اور تیز کرتا ہے۔ **ایک زبردست شہادت**۔ مکرمی افتخار احمد صاحب رئیس دارہ تحریر فرماتے ہیں "سلام مسنون۔ عرصہ ہوا۔ عصمت میں آپ کے سرمہ کی تعریف پڑھ کر جی چاہا کہ بعد تمام کوششوں کے اب اس کو بھی منگوا کر دیکھوں۔ اللہ کا شکر ہے۔ آپ کے سرمہ نے بہت ہی فائدہ کیا ہے۔ اشتہاری دنیا نے گراں قدر چیزوں کو بھی بے قدر کر دیا ہے۔ واقعی آپکا سرمہ نورانی پبلک کیلئے ایک بیش بہا نعمت ہے۔ اب آپکا سرمہ نورانی ختم ہو گیا ہے مہربانی فرما کر ایک تولہ اور بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں۔ مشکور ہونگا۔ قیمت فی تولہ ۱؎ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمائیں۔

کناری روٹس مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے دور کرنے اور ان کی طاقت کو بحال کرنے والی ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ اس وقت تک جتنی انگریزی یا دیسی پیٹنٹ میڈیسن بازاروں میں فروخت ہو رہی ہیں۔ ان سب سے کنارسی روٹس اعلیٰ ہے حق آزمائش کر کے دیکھ لیں۔ قیمت فی شیشی ۱؎ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک

دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان

ہم سے قسطوں پر کٹ پیس خرید کر تجارت کیجیے

ہم ہر دیانتدار بیوپاری کو موسم گرما کا خوشنما اور بہترین کٹ پیس آسان قسطوں پر تجارت کے لئے دیتے ہیں۔

مفصل شرائط مندرجہ ذیل پتہ پر تین پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

المشتہر دی ڈچ کمرشل کمپنی۔ بمبئی نمبر ۸

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی یعنی خراس۔ چارہ کترنے کی مشینیں فلور ملز۔ چھپڑائی کی مشینیں۔ قیمہ بادام روغن۔ اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

مفت

ہر ایک مرض کے لئے پندرہ روز کی دوائی صرف پانچ آنے کے ٹکٹ ڈاک بمعہ مفصل حالات مریض بھیج کر مفت طلب فرمائیے

المشتہر:- مینیجر یونانی شفاخانہ سیالکوٹ سٹی

طبی دنیا میں نئی ایجاد و عمل جراحی کی حیرت انگیز دوائی

سلاطی کانٹوں والا پھوڑا۔ بغیر آپریشن کے چند دنوں میں یقیناً نابود اور داد چنبل۔ خارش۔ بھگندر وغیرہ کے لئے تریاق ہے

اکسیر

(نئی ٹیکی ابک اور نئی ایکزیما)

ملنے کا پتہ۔ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

(رجسٹرڈ)

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد ہوتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ کرا لیں تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے ہزاروں لوگوں کی یہ آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ میں گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ ہمارے علاج سے ہزاروں مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی ہے۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہے۔ وہ فوراً ہماری نایاب گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانیوالے سے للعہ روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنان و مردان۔ بچوں اور طاقت اور امراض چشم برعایت مل سکتی ہیں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

دواخانہ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز رحمانی قادیان (پنجاب)

نمبر ۳۷۱۴ وصیت

منکہ چوہدری دین محمد ولد بوٹے خان قوم ڈینس زمیندار عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن دہر نگ ڈاکخانہ کالی صوبے خان تحصیل و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۲/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ۱۳ گھماؤں زمین زرعی ہے سے نصف کا میں مالک ہوں۔ جو کہ ½ ۱۵ گھماؤں ہوتی ہے جس کی قیمت تین ہزار پانسو روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان پختہ اور ایک حویلی خام بڑے مرشیاں ہے جس کی قیمت تین ہزار روپیہ ہے۔ اس کے نصف کا بھی میں مالک ہوں یعنی پندرہ سو روپیہ کی میری ملکیت ہے۔ گویا میرے حصہ جائداد کی کل قیمت پانچ ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۲۸/- ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط ۴ / ۲ مارچ ۱۹۳۴ء

بقلم شمیم حسینی آئینہ ساز۔ العبد:۔ چوہدری دین محمد سکنہ دہر نگ ڈاکخانہ کالی صوبے خان ضلع گوجرانوالہ حال ڈسپنسر سول ہسپتال وزیر آباد بقلم خود ۳/۲/۳۴۔ گواہ شد:۔ حافظ فیض احمد موصی امام مسجد وزیر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت افغانستان اور دولت ایران کے متعلق پشاور کی ایک اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے ترکی سفیر متعینہ کابل کو اپنا ثالث مقرر کیا ہے۔ تاکہ ہر دو حکومتوں کے مابین سرحدوں کے تعین اور موضع موسٰی آباد کے حقوق مالکانہ کی نسبت دیرینہ تنازعہ کا تصفیہ ہو جائے۔ علاقہ مذکورہ پر ۱۸۹۱ء سے حکومت افغانستان کا قبضہ ہے۔ لیکن حکومت ایران پیہم مطالبہ کر رہی ہے کہ یہ علاقہ حقیقتاً اس کے مقبوضات میں سے ہے۔

جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا مسودہ لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق تیار ہو گیا ہے۔ جسے بعد دیگرے مختلف ممبروں کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ باضابطہ دستخط کرنے سے پہلے اسے دیکھ لیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسودہ کی ایک کاپی وائسرائے کو بھی بھیجی گئی ہے۔

سر میلکم ہیلی گورنر یو۔ پی جو ماہ دسمبر میں مستعفی ہو کر انگلستان چلے جائیں گے۔ ان کے متعلق شملہ سے ۲۵؍ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ ان کی خدمات کے سلسلہ میں انہیں لارڈ کا خطاب دیا جائے گا۔ اور آپ کی قابلیت اور ہندوستانی معاملات کے متعلق آگاہی سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کو ہندوستان کا آئندہ وائسرائے بنایا جائے گا۔

پنڈت سندر لال نے جو یو۔ پی کانگرس کے مشہور لیڈر ہیں۔ الہ آباد سے ۲۸؍ اپریل کی اطلاع کے مطابق ایک بیان میں کہا۔ کہ میں اسمبلی یا کونسلوں میں کام کرنے کے حق میں نہیں بلکہ ہمیشہ ہی ان کے بائیکاٹ کا حامی رہا ہوں۔ میں خوش ہوں گا۔ اگر گورنمنٹ اعلان کر دے کہ جو کانگرسی لیڈر جیل میں رہ چکے ہیں۔ وہ انتخاب میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔

سلطان پور ریاست کپورتھلہ کے متعلق آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ محرم کے موقع پر مسلمانوں کے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے گولی ضرورت سے زیادہ چلائی گئی۔ نہایت غیر مناسب طریق پر چلائی گئی۔ اور براہ راست آتش باری سے قبل ہوا میں کوئی فائر نہ کیا گیا۔ بہت کم آدمی ایسے تھے۔ جن کے زخم جسم کے نچلے حصہ میں تھے۔ اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اتنے بڑے مجمع پر گولی چلانے والوں نے طبی امداد کا کوئی انتظام نہ کیا۔ مقتولین و مجروحین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ بعض تو اسے سینکڑوں تک لے جاتے ہیں۔ مگر سول کے نامہ نگار نے بائیس آدمیوں کی موت اور تیس کی مجروحیت کا اقرار کیا ہے۔ احراریوں کی تحقیقات کے مطابق ستر اموات ہوئیں۔ اور اڑھائی سو کے قریب زخمی۔

الہ آباد سے ۲۹؍ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ موضع گرویا ضلع بریلی میں ۲۵؍ اپریل کی شب کو مسلمانوں نے ہندوؤں کے ایک مندر کے قریب جو زیر تعمیر تھا۔ تعزیہ کے راستہ سے متصل اپنے تعزیے ٹھہرا لئے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس اور تحصیلدار کی کوششوں کے باوجود ہندو مسلمانوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ متعدد مکانات جلا دیئے گئے۔

غازی پور اور اردگرد کے دیہات میں بنارس کی ۲۸؍ اپریل کی اطلاع کے مطابق محرم کے موقع پر ہندو مسلمانوں میں فسادات ہوئے۔ جس میں اشخاص ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔

وائسرائے بہار ریلیف فنڈ کی میزان ۲۸؍ اپریل تک ۴۹ لاکھ ۸۷ ہزار ۲۸۲ روپیہ ۱۰ ڈالر اور ۵ پونڈ تک پہنچ چکی ہے۔

پشاور سے ۲۸؍ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ کابل و وڈیر لنڈی خانہ کے نزدیک حکومت نے نئی فوجی بارکوں کی تعمیر شروع کر دی ہے۔

حکومت افغانستان نے پشاور سے ۲۸؍ اپریل کی اطلاع کے مطابق شنواری قبیلہ کے بہت سے افراد کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے۔ کہ انہوں نے برقی تاروں کو کاٹ دیا۔

انڈیا ڈیفنس لیگ کے زیر اہتمام ۲۸؍ اپریل کو لنڈن میں ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ لارڈ لائڈ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اس وقت ایسے دور میں سے گذر رہا ہے۔ کہ اگر برطانوی ضبط کو واپس لے لیا گیا تو ہندوستان اور برطانیہ ہر دو کے لئے تباہی کا باعث ہوگا۔ قرطاس ابیض کی تجاویز کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ہندوستان میں حقیقی اصلاحات اور ذمہ داریوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ سر مائیکل اوڈوائر نے بھی تقریر کی۔ بعد میں ایک ریزولیوشن باتفاق آراء بدیں مضمون پاس کیا گیا۔ کہ قرطاس ابیض کی اصلاحات ہندوستان کے لئے تباہ کن ہیں۔

پیرس سے ۲۸؍ اپریل کی اطلاع ہے کہ روس کا مشہور کمیونسٹ لیڈر ٹراٹسکی جو پُر اسرار طریق پر فرانس سے گم ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق اس کے سکرٹری کا بیان ہے۔ کہ وہ فرانس سے باہر کسی اور ملک میں چلا گیا ہے۔

لکھنؤ سے ۲۸؍ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ حکام ضلع نے صوبجاتی گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔ کہ ضلع لکھنؤ میں جو نقصان فصل کو کہر سے پہنچا ہے۔ اس کے باعث مالیہ اور لگان میں دو لاکھ سے زائد روپیہ فصل ربیع کی قسط سے معاف کیا جائے۔

گجرات سے ۲۸؍ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ ضلع ہذا کے دو قصبوں اور ۴۹ دیہات میں طاعون کی وبا پھیل چکی ہے۔ کئی سو اموات ہو چکی ہیں۔

شملہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کا ایک خاص اجلاس اس ہفتہ کے دوران میں منعقد ہوگا۔ اور اصلاحات سے متعلقہ بہت سے سوالات پر جن پر لارڈ ولنگڈن انگلستان میں وزیر ہند کے ساتھ بحث و تمحیص کریں گے۔ آخری مرتبہ غور و خوض ہوگا۔

ہاپڑ میں ۲۵؍ اپریل کی شام کو ایک زبردست طوفان باد آیا۔ تار۔ ٹیلیفون اور بجلی کے کھمبے ہل گئے اور کچھ گر گئے کئی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ٹیکا سرائے میں ایک عورت اپنے مکان کی تیسری منزل کی چھت پر سے مع چارپائی اڑ کر سب سے نیچے کی چھت پر آ گری۔ دو درجن اشخاص زخمی ہوئے۔

پنڈت مالویہ نے ۲۹؍ اپریل کو اسلامیہ کالج پشاور کے طلبار کے سامنے تقریر کرتے ہوئے انجینئرنگ کے مضمون سے دلچسپی رکھنے والے طلبار کو دعوت دی۔ کہ وہ بنارس ہندو یونیورسٹی میں داخل ہوں۔ نیز وعدہ کیا۔ کہ وہ پشاور اسلامیہ کالج کو خیبر یونیورسٹی میں تبدیل کئے جانے کی تجویز کی اسمبلی کے اندر اور باہر ہر ممکن طریق سے حمایت کریں گے۔

کلکتہ سے ۲۹؍ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ آنریبل خان بہادر خواجہ نظام الدین صاحب وزیر تعلیم کو بنگال گورنمنٹ کا ممبر سر اے کے غزنوی کی جگہ ایگزیکٹو کونسلر مقرر کیا گیا ہے۔

ملک معظم نے گورنر پنجاب کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر ہنری کریک کا استعفیٰ منظور کرتے ہوئے ان کی جگہ مسٹر ڈونلڈ جیمز بائلڈ آئی سی ایس آج کل پنجاب گورنمنٹ کے سینئر فنانشل کمشنر ہیں۔ یکم مئی سے ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

حکومت سرحد نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۹؍ اپریل موسیٰ خیل کے مہمندوں نے جو الاؤنس کی وصولی کے لئے پشاور شہر میں موجود تھے۔ شورش برپا کر دی۔ پولیس نے بعض موسیٰ خیلوں کو اس جرم میں گرفتار کیا تھا۔ کہ انہوں نے کسی صراف کی دوکان کو لوٹا۔ اس پر مہمندوں نے لاٹھیوں اور پتھروں سے نمک منڈی کے تھانہ پر حملہ کر دیا۔ تاکہ زیر حراست موسیٰ خیلوں کو رہا کرا لیا جائے۔ پولیس نے مجمع منتشر کرنے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی